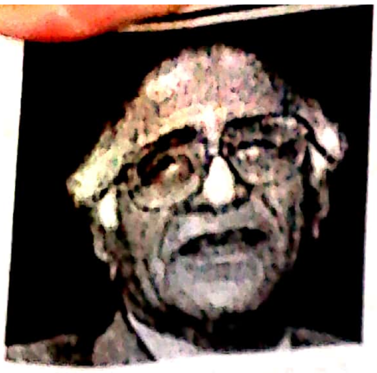

مائیں

احمد ندیم قاسمی

(1916ء-2002ء)

تعارف:

زندگی کا حالات: احمد ندیم قاسمی کا اصل احمد شاہ تھا۔ وہ تحصیل خوشاب کے قصبہ انگہ میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام پیر غلام نبی تھا۔ ابتدائی تعلیم اپنے آبائی علاقے میں حاصل کی اور صادق ایجرٹن کالج بہاولپور سے بی۔اے کا امتحان پاس کیا۔ شادی کے بعد انھوں نے محکمۂ آبکاری میں بطورِ سب انسپکٹر ملازمت کا آغاز کیا۔

ادبی خدمات: احمد ندیم قاسمی کی شخصیت کے کئی پہلو ہیں، وہ ایک بلند پایہ شاعر، منفرد افسانہ نگار، ممتاز صحافی اور عمدہ نقاد تھے۔ ندیم کی شخصیت پر ان کے چچا خان بہادر حیدر شاہ کا گہرا اثر تھا۔ ان کے چچا علامہ اقبالؒ کے ہم سبق تھے۔ اس طرح ندیم کو شعر و ادب سے دلچسپی پیدا ہوئی۔ ندیم نے صحافت میں بھی دلچسپی لی اُنھوں نے کئی ادبی رسائل شائع کیے جن میں پھول، تعلیم نسواں، نقوش، سحر، فنون اور روز نامہ امروز شامل ہیں۔ بلکہ فنون تو ان کی شخصیت کی پہچان بن گیا۔ وہ ''حرف و حکایت'' کے نام سے اخبارات میں فکاہیہ کالم بھی لکھتے رہے۔

افسانوں کے موضوعات: ندیم کا پہلا افسانہ ''بدنصیب بت تراش'' ہے۔ ندیم کی تحریر سادہ اور رواں ہے۔ ان کے افسانوں کا موضوع دیہات کے رہنے والے عام لوگوں کے مسائل اور جذبات ہیں۔ محبت کا جذبہ ایک کائناتی حقیقت ہے۔ دیہات کے لوگ جو محنتی، جفاکش اور زندگی کی بہت سی سہولیات سے محروم ہوتے ہیں لیکن محبت کا جذبہ ان کے ہاں بھی کارفرما ہوتا ہے۔ اور یہی حقیقت ندیم کا موضوع ہے۔ ان کے افسانوں میں حقیقی زندگی کا عکس ملتا ہے۔

شاعرانہ عظمت: اگر چہ ندیم کی زیادہ تر توجہ افسانہ نگاری پر رہی اور اُنھوں نے افسانے تواتر سے لکھے ہیں لیکن اس سے ان کی شعرانہ عظمت میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔ ان کی شاعری میں ایک طرف کلاسیکی سج دھج ہے تو دوسری طرف جدید انداز و آہنگ بھی موجود ہے۔ ان کی شاعری میں عصری آگہی کا شعر ملتا ہے۔ ان کی بعض نظمیں موسیقیت کے حوالے سے بڑی پُراثر ہیں۔ اُنھوں نے نظم اور غزل، دونوں کہیں ہیں اور دونوں میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا تاہم اُن کی پہچان غزل کے حوالے سے ہے۔ ان کے مجموعہ کلام ''دشتِ وفا'' پر انھیں آدم جی ایوارڈ ملا ہے۔

مجموعہ ہائے کلام (نثر): چوپال، بگولے، طلوع و غروب، گرداب، آنچل، سیلاب، آبلے، در و دیوار، بازارِ حیات، برگ حنا، گھر سے گھر تک، کپاس کا پھول، نیلا پتھر (افسانے)۔

مجموعہ ہائے کلام (شاعری): دھڑکنیں، رم جھم، شعلۂ گل، دشتِ وفا، محیط، دوام اور لوح، خاک، بسیط وغیرہ۔

سبق کا تعارف:

یہ سبق ایک افسانہ ہے جو احمد ندیم قاسمی کی تصنیف ''کپاس کا پھول'' سے ماخوذ ہے۔ اس کا موضوع ماں کی ممتا اور محبت کا جذبہ ہے۔ اگرچہ احمد ندیم قاسمی نے شاعری بھی کی ہے لیکن ان کی زیادہ تر توجہ افسانہ نگاری ہی پر مرکوز رہی۔ ان کے افسانوں میں حقیقی زندگی کا عکس ملتا ہے۔ اس افسانے میں دو ماؤں کی کہانی بیان کی گئی ہے۔ جو ایک دوسرے سے لڑتی جھگڑتی رہتی ہیں لیکن جب ممتا کا جذبہ ان دونوں کی نفرت اور دشمنی پر غالب آجاتا ہے تو ان کے درمیان نفرت کی دیوار ڈھے جاتی ہے۔

(تعارفی عبارت ہر اقتباس کی تشریح سے پہلے لکھی جاسکتی ہے)

Geniusnesthub.com

CamScanner

لغت و توضیحات

تعارف (صفحہ نمبر 78)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
محکمہ آبکاری	ایک سرکاری محکمہ	نقاد	تنقید کرنے والا
فکاہیہ کالم	مزاحیہ کالم	کائناتی حقیقت	ایسی حقیقت جو ساری دنیا میں مانی جائے
جفاکش	محنتی	کارفرما	اثرانداز ہونا
سج دھج	سجاوٹ	عصری آگہی	موجودہ زمانے کی سمجھ بوجھ
لوہا منوایا	اپنی صلاحیتوں کو تسلیم کروایا		

(صفحہ نمبر 80)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تُو تکار	لڑائی جھگڑا	متصل	ایک دوسرے سے جڑے ہوئے
ملحقہ	ساتھ والا	بے نقط	ایسی بات جس میں کوئی وقفہ نہ ہو
دھب سے	زور سے	مرگی	ایک بیماری
جھینپی	شرمندہ ہوئیں		

(صفحہ نمبر 81)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مطلوبہ	جس کی طلب ہو	مداخلت	دخل دینا

(صفحہ نمبر 82)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اخلاق سوز	برے اخلاق	بہشتی	پانی بھرنے والا
مشک	چمڑے کا تھیلا جس میں پانی بھر کے لاتے ہیں		

(صفحہ نمبر 83)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
خم ٹھونک	پوری تیاری کے ساتھ	جان ہلکان	جان پریشان کرنا
مَس سے	چھونے سے، ہاتھ لگانے سے	بلبلا اٹھا	بری طرح رونے لگا

(صفحہ نمبر 84)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
خواجہ خضر	حضرت خضرؑ، ایک بزرگ، جنھیں اللہ کی طرف سے خاص علم دیا گیا تھا، حضرت موسیٰؑ کے واقعے میں ان کا ذکر ہے۔ ان کے بارے میں من گھڑت روایات مشہور ہیں۔ مثلاً یہ کہ وہ زندہ ہیں۔ اسی لیے تلمیح کے طور پر لمبی عمر کے لیے استعمال ہوتا ہے		

Geniusnesthub.com
CamScanner

اقتباسات کی تشریح

اقتباس 1:

ایسا معلوم ہوتا تھا کہ راجہ صاحب اور خواجہ صاحب ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مداخلت کو بھی بے کار سمجھتے تھے۔(صفحہ 81)

سبق کا عنوان: مائیں

مصنف کا نام: احمد ندیم قاسمی

تشریح

یہ سبق ایک افسانہ ہے جو احمد ندیم قاسمی کی تصنیف ''کپاس کا پھول'' سے ماخوذ ہے۔اس کا موضوع ممتا اور محبت کا جذبہ ہے۔اگرچہ احمد ندیم قاسمی نے شاعری بھی کی ہے لیکن ان کی زیادہ تر توجہ افسانہ نگاری ہی پر مرکوز رہی۔ان کے افسانوں میں حقیقی زندگی کا عکس ملتا ہے۔اس افسانے میں دو ماؤں کی کہانی بیان کی گئی ہے۔جو ایک دوسرے سے لڑتی جھگڑتی رہتی ہیں لیکن جب ممتا کا جذبہ ان دونوں کی نفرت اور دشمنی پر غالب آجاتا ہے تو ان کے درمیان نفرت کی دیوار ڈھے جاتی ہے۔

(تعارفی عبارت ہر اقتباس کی تشریح سے پہلے لکھی جاسکتی ہے)

زیرِ نظر اقتباس میں مصنف راجا صاحب اور خواجہ صاحب کے رویے کے بارے میں بتا رہے ہیں۔دونوں کی بیگمات کے درمیان لڑائی معمول کی بات تھی۔حتیٰ کہ محلے والوں کو کوئی ایسا دن یاد نہیں تھا جس دن ان دونوں کی لڑائی نہ ہوئی ہو۔بلکہ جس دن لڑائی نہ ہوتی تو وہمی قسم کے لوگ آسمان کی طرف دیکھتے رہتے کہ کہیں کوئی اور مصیبت نہ ٹوٹ پڑے۔

لیکن ان دونوں کے برعکس دونوں کے شوہر ایک دوسرے کے بہت اچھے دوست تھے۔ادھر بیگمات کی لڑائی ختم ہوتی اور ادھر تھوڑی دیر بعد شوہر اکٹھے واک پر جا رہے ہوتے۔وہی محلے والے جو ابھی کچھ دیر پہلے زوردار قسم کی لڑائی سن چکے تھے۔اب دونوں شوہروں کو ہنستے مسکراتے جاتا دیکھ رہے تھے۔یوں لگتا تھا کہ دونوں اپنی بیگموں کی لڑائی کے عادی ہو چکے تھے۔وہ کسی قسم کی مداخلت بے کار سمجھتے تھے۔بالکل اسی طرح جیسے وہ گلی سے گزرنے والے چھان بورا خریدنے والے کو یہ نہیں کہہ سکتے تھے کہ اتنی اونچی آواز میں نہ بولا کرو۔اسی طرح وہ اپنی بیگمات کو کچھ کہنا بھی فضول سمجھتے تھے۔انھوں نے اس مسئلے سے بالکل لاتعلقی اختیار کر رکھی تھی۔

یہاں تک کہ اگر کوئی انھیں سمجھانے کی کوشش کرتا۔تو وہ فوراً جواب دیتے کہ وہ اپنی بیگم کو بھیج کر اُن کی بیگمات کو سمجھا سکتے ہیں تو کوشش کرلیں۔یعنی وہ اس معاملے میں بالکل علیحدہ ہو کر اپنی زندگی میں مگن تھے۔

اقتباس 2:

جب دونوں بیگمات جھگڑتی تھیں تو ان کی باتوں میں الزام ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پہاڑ کھود کر خالی ہاتھ آرہی ہوں۔(صفحہ 81)

سبق کا عنوان: مائیں

مصنف کا نام: احمد ندیم قاسمی

تشریح

یہ سبق ایک افسانہ ہے جو احمد ندیم قاسمی کی تصنیف ''کپاس کا پھول'' سے ماخوذ ہے۔اس کا موضوع ممتا اور محبت کا جذبہ ہے۔اگرچہ

Geniusnesthub.com

CS CamScanner

احمد ندیم قاسمی نے شاعری بھی کی ہے لیکن ان کی زیادہ تر توجہ افسانہ نگاری ہی پر مرکوز رہی۔ ان کے افسانوں میں حقیقی زندگی کا عکس ملتا ہے۔ اس افسانے میں دو ماؤں کی کہانی بیان کی گئی ہے۔ جو ایک دوسرے سے لڑتی جھگڑتی رہتی ہیں لیکن جب مامتا کا جذبہ ان دونوں کی نفرت اور دشمنی پر غالب آجاتا ہے تو ان کے درمیان نفرت کی دیوار ڈھے جاتی ہے۔

(تعارفی عبارت ہر اقتباس کی تشریح سے پہلے لکھی جاسکتی ہے)

زیرِ بحث اقتباس میں مصنف محلے والوں کی نفسیات پر روشنی ڈال رہے ہیں۔ وہ بتاتے ہیں کہ بیگم خواجہ اور بیگم راجا کے درمیان لڑائی جھگڑا معمول کی بات تھی۔ جس دن لڑائی نہ ہوتی محلے والے پریشان ہوجاتے۔ ان دونوں کے درمیان لڑائی جھگڑا کسی بھی بات پر شروع ہوسکتا تھا۔ اور جس طرح بے وجہ شروع ہوتا تھا۔ اسی طرح بے وجہ ختم بھی ہوجاتا تھا۔

مصنف بتاتے ہیں کہ جب دونوں کے درمیان جھگڑا شروع ہوتا تو اس میں الزام تراشی کم اور بددعائیں زیادہ ہوتی تھیں۔ دونوں ایک دوسرے کو خوب بددعائیں دیتیں۔ ان میں ایک دوسرے کو بیوہ ہونے، ایک دوسرے کے بچے مرجانے اور خاندان کو برا بھلا کہنے کی بددعائیں شامل ہوتیں۔ اسی وجہ سے محلے والوں کو اب زیادہ لطف نہیں آتا تھا۔ مرد تو بالکل ہی دلچسپی نہیں لیتے تھے۔ لیکن جب جھگڑا شروع ہوتا تو عورتیں چھتوں پر چڑھ جاتیں اور آدھی کھڑکیوں میں لٹک جاتیں۔ اسی امید پر کہ شاید کوئی الزام تراشی سننے کو ملے۔ شاید بیگم راجا، بیگم خواجہ کے کسی پرانے آشنا کا ذکر کریں یا بیگم خواجہ، بیگم راجا کی کسی اخلاقی غلطی کو نمایاں کریں۔ یہ دراصل وہ نفسیات ہے جو ہمارے معاشرے میں بڑی حد تک پائی جاتی ہے۔ لوگ ایک دوسرے کی غلطیاں جاننے کے لیے ٹوہ میں رہتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کی سورہ الحجرات میں اس کام سے سختی سے منع کیا ہے۔

لیکن جب اس لڑائی میں سرے ہی سے کوئی الزام تراشی نہ ہوتی تو عورتیں مایوس اور اداس ہو کر یوں لوٹتیں۔ جیسے سونے کی تلاش میں پہاڑ کھودنے گئی تھیں لیکن کچھ ہاتھ نہیں آیا۔

اقتباس 3:

پھر نہ جانے کیا ہوا کہ وہ دم بخود رہ گئیں ---------------------------- بٹھا کر تھپکنے لگیں اور رونے لگیں۔ (صفحہ 83-84)

سبق کا عنوان: مائیں

مصنف کا نام: احمد ندیم قاسمی

تشریح

یہ سبق ایک افسانہ ہے جو احمد ندیم قاسمی کی تصنیف "کپاس کا پھول" سے ماخوذ ہے۔ اس کا موضوع مامتا اور محبت کا جذبہ ہے۔ اگرچہ احمد ندیم قاسمی نے شاعری بھی کی ہے لیکن ان کی زیادہ تر توجہ افسانہ نگاری ہی پر مرکوز رہی۔ ان کے افسانوں میں حقیقی زندگی کا عکس ملتا ہے۔ اس افسانے میں دو ماؤں کی کہانی بیان کی گئی ہے۔ جو ایک دوسرے سے لڑتی جھگڑتی رہتی ہیں لیکن جب مامتا کا جذبہ ان دونوں کی نفرت اور دشمنی پر غالب آجاتا ہے تو ان کے درمیان نفرت کی دیوار ڈھے جاتی ہے۔

(تعارفی عبارت ہر اقتباس کی تشریح سے پہلے لکھی جاسکتی ہے)

زیرِ نظر اقتباس میں مصنف بیگم راجا کی وہ کیفیت بیان کر رہا ہے جو بیگم خواجہ کے بیٹے کا زخم دیکھ کر پیدا ہوئی تھی۔ حالانکہ دونوں ایک

Geniusnesthub.com

CamScanner

دوسرے سے لڑتی رہتی تھیں۔ اور ایک دوسرے کو بددعائیں بھی دیتی تھیں۔ جن میں اکثر بیوہ ہو جانے اور بچوں کے مرنے کی دعا ہوتی تھی۔ عام طور پر جھگڑا بیگم راجا کی طرف سے شروع ہوتا تھا۔ لیکن اس دن جب بیگم خواجہ نے آکر غصے سے بولنا شروع کیا تو بیگم راجا بھی میدان میں اُتر آئیں۔ بیگم خواجہ نے بتایا کہ بیگم راجا کے بیٹے نے ان کے بیٹے کی ران میں پنسل چبھوئی ہے۔ جس سے خون نکل آیا ہے۔

پہلے تو بیگم راجا حسب معمول گرجتی رہیں۔ لیکن پھر انھوں نے خود کہا کہ ذرا بچے کو لاکر تو دکھاؤ کہ کیا ہوا ہے۔ اور جب بیگم خواجہ نے اپنے بچے کو لاکر کھڑکی میں بٹھایا اور اس کا پاجاما اوپر کیا تو ایک جگہ پنسل سے ران پر نشان تھا۔ جس کے اردگرد خون نکل کر جم گیا تھا۔ اور اس کے گرد ایک سرخ سا دائرہ بن گیا تھا۔ اسے دیکھتے ہی بیگم خواجہ ہکا بکا رہ گئیں۔ کچھ دیر تو وہ یونہی چپ چاپ کھڑی رہیں۔ پھر انھوں نے اس مقام کو چھو کر دیکھا جہاں پنسل کی نوک سے جلد ادھڑ گئی تھی اور خون نکل کر جم گیا تھا۔ انھوں نے جیسے ہی اسے چھوا، تو بچہ تکلیف سے رونے لگا۔

یہ دیکھ کر بیگم راجا کا دل پگھل گیا۔ انھوں نے فوراً بچے کو گود میں اُٹھا لیا۔ وہ اسے پیار کرنے لگیں اور تھپکنے لگیں۔ ان کی آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے۔ یہ آنسو دراصل ایک ماں کے آنسو تھے۔ آج سے پہلے وہ ایک عورت تھیں۔ جو ہر وقت لڑتی جھگڑتی رہتی تھی۔ طعنے اور کوسنے دیتی تھی۔ لیکن جیسے ہی انھوں نے بچے کی تکلیف کو دیکھا تو فوراً ان کے اندر کی ماں بیدار ہوگئی۔ اسی لیے انھوں نے اس کے بعد اپنے بیٹے کی خوب پٹائی کی۔ اور جو تبدیلی ان میں رونما ہوئی تھی، اس پٹائی کے بعد وہی تبدیلی بیگم خواجہ میں پیدا ہوئی۔ اور انھوں نے آکر بیگم راجا کے بیٹے کو گلے لگا لیا۔

الغرض دو عورتیں ایک لمحے میں مائیں بن گئیں۔ ماں کے اسی احساس پر عباس تابش نے کہا تھا:

ایک مدت سے مری ماں نہیں سوئی تابش — میں نے اک بار کہا تھا، مجھے ڈر لگتا ہے

مشق

سوال ا: سبق کے مطابق درج سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) دونوں بیگمات کے برعکس کے شوہروں کے تعلقات کیسے تھے؟

جواب: دونوں بیگمات کے برعکس شوہروں کے تعلقات بہت خوش گوار تھے۔ اِدھر دونوں بیگمات میں لڑائی شروع ہوتی اور ایک دوسرے کو بیوہ ہونے کے طعنے دیے جاتے اور اُدھر لڑائی ختم ہوتے ہی دونوں کے شوہر ایک دوسرے کو پکارتے اور واک پر چل پڑتے۔ اور محلے والے جو ابھی لڑائی کا تماشا دیکھ چکے ہوتے دونوں کو ہنستے مسکراتے اور ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے، جاتے ہوئے دیکھتے۔

(ب) لڑائی کا آغاز عموماً کس کی طرح سے ہوتا تھا؟

جواب: یوں تو دونوں بیگمات ہی لڑنے میں پیش پیش رہتی تھیں لیکن جھگڑے کا آغاز عموماً بیگم راجہ کی طرف سے ہوتا تھا۔ لیکن بیگم خواجہ کا حال یہ تھا کہ جیسے وہ صرف جھگڑا شروع ہونے کے انتظار میں ہوتی تھیں۔ اِدھر جھگڑا شروع ہوتا اور اُدھر وہ فوراً میدان میں اُتر آتیں اور برابر کا جواب دیتیں۔

(ج) زلزلہ آنے پر بیگم راجہ کا کیا ردِ عمل تھا؟

جواب: جب زلزلہ آیا تو پہلے پہل بیگم راجہ یہ سمجھیں کہ بیگم خواجہ نے ساتھ والے کمرے میں پلنگ گھسیٹا ہے۔ لیکن جب ان کے شوہر نے انھیں احساس دلایا کہ یہ زلزلہ ہے تو جہاں کھڑی تھیں، فوراً وہیں دھب سے بیٹھ گئیں کیوں کہ انھوں نے سن رکھا تھا کہ اگر کوئی لڑکھڑا جائے اور گر پڑے تو اسے مرگی کا مرض ہو جاتا ہے۔

Geniusnesthub.com
CS CamScanner

(د) محلے کے بزرگ کے سمجھانے پر راجہ صاحب کا کیا جواب تھا؟

جواب: محلے کے بزرگ کے سمجھانے پر راجہ صاحب نے نہایت ادب سے کہا کہ یہ عورتوں کا معاملہ ہے اور انھیں اُن کے معاملے میں دخل نہیں دینا چاہیے۔ اگر وہ خود اپنی بیگم صاحبہ کو دونوں بیگمات کے پاس بھجوا کر سمجھا سکیں تو بہتر ہوگا۔ اور پھر اُنھوں نے برتنوں کی مثال دی کہ وہ بھی اکٹھے رہیں تو ٹکرا کر بج اُٹھتے ہیں۔

(ہ) پانی کی بالٹی میں گیند گرنے پر دونوں بیگمات کا کیا موقف تھا؟

جواب: بیگم راجہ کے بیٹے کی گیند بیگم خواجہ کی بالٹی میں جا گری تو اس پر بیگم راجہ کا موقف یہ تھا کہ بیگم خواجہ نے جان بوجھ کر گیند پانی میں بھگوئی ہے تاکہ گیلی مٹی سے بھر جائے اور بچہ ان سے اپنے ہاتھ گندے کر کے اپنے کپڑے خراب کر لے اور بیگم راجہ کو انھیں دھونا پڑے۔ دوسری طرف بیگم خواجہ کا موقف یہ تھا کہ بیگم راجہ نے جان بوجھ کر گیند پانی میں پھینکی ہے تاکہ انھیں پینے کے لیے مزید پانی منگوانا پڑے۔

(و) بچے کا زخم دیکھ کر بیگم راجہ نے کیا ردِ عمل ظاہر کیا؟

جواب: بیگم راجہ بچے کا زخم دیکھ کر دم بخود ہو گئیں اور جب انھوں نے زخم کو چھو کر دیکھا تو ان کی یہ حالت ہوئی کہ فوراً بچے کو اُٹھا کر پیار کرنے اور دعائیں دینے لگیں اور اپنے ہی بچے کو کوسنے لگیں۔

سوال ۲: ”شاید یہی وجہ تھی کہ محلّے والوں کو جھگڑے کا زیادہ لطف نہیں آتا تھا“ اس جملے میں ایک مخصوص ذہنیت کی عکاسی ہوتی ہے۔ وضاحت کریں۔

جواب: دراصل یہ جملہ اس ذہنیت کی طرف اشارہ ہے جو دوسروں پر بہتان لگا کر یا سن کر لذت محسوس کرتے ہیں۔ اُن کے لیے دوسروں کے رازوں سے پردہ اُٹھنا ایک پُر لطف کام ہوتا ہے۔ اس لیے ایسے لوگوں کو جب دونوں بیگمات کی لڑائی میں صرف بددعائیں سننے کو ملتیں تو مزا نہ آتا۔ اُن کا خیال تھا کہ اُن دونوں کو ایک دوسرے کی نجی زندگی سے بھی پردہ اُٹھانا چاہیے۔

سوال ۳۔ متن کے مطابق خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) بیگم خواجہ کو وہ ـــــــــــ سُنائیں کہ وہ بے چاری زلزلے کو بھول گئی۔ (بے نقط)

(ب) اکھٹے رکھے ہوئے دو برتن ـــــــــــ کر بجتے ہیں۔ (بھی ٹکرا)

(ج) اُن کی باتوں میں ـــــــــــ کم اور بدُعائیں زیادہ ہوتی تھیں۔ (الزام تراشی)

(د) جیسے مریض ـــــــــــ کا کھانا کھانے پر مجبور ہوتا ہے۔ (بے نمک)

(ہ) بیگم خواب اپنے ـــــــــــ کی بددعائیں کر مُسکرا رہی تھی۔ (مرنے)

سوال ۴۔ ان الفاظ پر سامنے دیئے گئے معنی کے مطابق اعراب لگائیں۔

جواب: عَالِم (علم والا)، عَالَم (حالت، دُنیا)، عِلْم (معلومات)، عَلَم (جھنڈا)

مُلْک (وطن)، مِلْک (جاگیر، جائیداد)، مَلَک (فرشتہ)، مَلِک (بادشاہ، حاکم)

Geniusnesthub.com

CS CamScanner

سوال ۵۔ اس سبق میں امدادی افعال کی نشاندہی کریں۔

جملے	امدادی افعال
وہ بے چاری زلزلے کو بھی بھول گئیں۔	گئیں
مردوں نے تو سرے سے دلچسپی لینا ہی چھوڑ دی تھی۔	دی
بات بڑھتے بڑھتے اس انتہا کو پہنچ جاتی تھی۔	جاتی
پھر یہی کہ میں تیرا کلیجہ کچا چبا لوں گی۔	لوں
اتنے میں بیگم راجہ کا بیٹا آ گیا۔	گیا

اضافی سوالات کے مختصر جوابات

سوال 1: احمد ندیم قاسمی کی افسانہ نگاری کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: احمد ندیم قاسمی کا اسلوب سادہ اور رواں ہے۔ ان کے افسانوں کا موضوع دیہات اور اس میں رہنے والے عام لوگ ہیں۔ خصوصاً دیہات میں رہنے والے محنتی لوگوں کی زندگی میں محبت کا جذبہ ان کا پسندیدہ موضوع ہے۔ ان کی افسانوں میں ہمیں اپنی اردگرد پھیلی ہوئی حقیقی زندگی کا عکس ملتا ہے۔

سوال 2: احمد ندیم قاسمی کی شاعری کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: اگرچہ ان کی توجہ زیادہ تر افسانہ نگاری ہی پر رہی۔ لیکن بطور شاعر بھی ان کا ایک مقام اور مرتبہ ہے۔ ان کی شاعری میں ایک طرف کلاسیکی رنگ موجود ہے تو دوسری طرف جدید رنگ بھی نظر آتا ہے۔ انھوں نے نظم اور غزل دونوں کہی ہیں۔ لیکن ان کی خاص پہچان غزل ہے۔

سوال 3: محلے والے کب آسمان کی طرف منھ اُٹھا اُٹھا کے دیکھتے تھے؟

جواب: محلے والوں کو کوئی دن ایسا یاد نہیں تھا جب بیگم راجا اور بیگم خواجہ کا جھگڑا نہ ہوا ہو۔ ان کے درمیان جھگڑا ہونا معمول کی بات تھی۔ اور نہ ہونا ایسا ہی تھا کہ جیسے صبح کا وقت ہو جائے اور سورج نہ نکلے۔ اس لیے جس دن ان دونوں کے درمیان تو تکار شروع نہ ہوتی، محلے والے آسمان کی طرف منھ اُٹھا اُٹھا کے دیکھتے کہ کہیں ٹوٹ کر گر ہی نہ پڑے۔

سوال 4: کس چیز نے دونوں بیگمات کے درمیان جھگڑا ختم کر کے پیار محبت کی فضا پیدا کر دی؟

جواب: جب بیگم خواجہ شکایت لے کر آئیں تو بیگم راجا نے ان سے بچے کو دیکھنے کی فرمائش کی۔ اور جب بیگم راجا نے بچے کی ران پر زخم کا نشان دیکھا۔ تو ان کا رویہ بالکل بدل گیا۔ وہ اسے پیار کرنے لگیں۔ اسی دوران ان کا اپنا بیٹا کمرے میں داخل ہوا تو انھوں نے اسے مارنا شروع کر دیا۔ یہ دیکھ کر بیگم خواجہ بھی میدان میں اُتر آئیں۔ اور ان کے بچے کو سینے سے لگا لیا۔ جب دونوں نے یہ دیکھا کہ وہ ایک دوسرے کے بچے سینے سے لگائے کھڑی ہیں تو دونوں کا سخت رویہ پیار میں بدل گیا۔

Geniusnesthub.com

CamScanner

اضافی کثیر الانتخابی سوالات

☆ ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات (ا،ب،ج،د) دیئے گئے ہیں، درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1- سبق "مائیں" کے مصنف کا نام ہے؟
ا- غلام عباس ب- احمد ندیم قاسمی ج- اشفاق احمد د- رشید احمد صدیقی

2- احمد ندیم قاسمی کا سن پیدائش ہے؟
ا- ۱۹۱۰ ب- ۱۹۱۱ ج- ۱۹۱۲ د- ۱۹۱۳

3- احمد ندیم قاسمی کا سن وفات ہے؟
ا- ۲۰۰۵ ب- ۲۰۰۶ ج- ۲۰۰۷ د- ۲۰۰۸

4- احمد ندیم قاسمی کا اصل نام تھا؟
ا- احمد شاہ ب- احمد حسین ج- احمد ممتاز د- احمد ندیم

5- احمد ندیم قاسمی تحصیل خوشاب کے قصبہ ---------- میں پیدا ہوئے؟
ا- جوہر آباد ب- قائد آباد ج- نور پور تھل د- انگہ

6- انھوں نے بی اے کا امتحان پاس کیا؟
ا- گورنمنٹ کالج لاہور ب- اسلامیہ کالج پشاور ج- ایجرٹن کالج بہاولپور د- گورنمنٹ کالج خوشاب

7- ندیم کے شخصیت پر ان کے ---------- کا گہرا اثر تھا؟
ا- چچا ب- ماموں ج- والد د- بھائی

8- ان کے چچا خان بہادر حیدر شاہ ---------- کے ہم سبق تھے؟
ا- قائداعظم ب- نواب بہاولپور ج- اقبال د- مولانا ظفر علی خان

9- ان میں سے کون سا ادبی رسالہ احمد ندیم قاسمی نے جاری کیا؟
ا- پھول اور تعلیم نسواں ب- نقوش اور سحر ج- فنون د- ا،ب،ج یہ تمام

10- کون سا ادبی رسالہ ان کی پہچان بن گیا؟
ا- پھول ب- نقوش ج- فنون د- سحر

11- وہ کس نام سے اخبارات میں فکاہیہ کالم بھی لکھتے رہے؟
ا- حرف شکایت ب- حرف و حکایت ج- حرف فردا د- حرف امروز

12- ندیم کے پہلے افسانے کا عنوان تھا؟
ا- بدنصیب ب- بت تراش ج- بدنصیب بت تراش د- مائیں

Geniusesthub.com

CamScanner

13- ندیم کے افسانوں کا موضوع کہاں کے رہنے والے لوگ ہیں؟
ا۔ شہر ب۔ دیہات ج۔ یورپ د۔ امریکہ

14- ندیم کی زیادہ تر توجہ کس پر رہی؟
ا۔ شاعری ب۔ کالم نگاری ج۔ مضامین د۔ افسانہ نگاری

15- ان کے کس مجموعہ پر انھیں آدم جی ایوارڈ ملا؟
ا۔ دشتِ وفا ب۔ دھڑکنیں ج۔ رم جھم د۔ لوحِ خاک

16- ان میں سے کون سا مجموعہ احمد ندیم قاسمی کے افسانوں کا ہے؟
ا۔ چوپال ب۔ بگولے ج۔ طلوع وغروب د۔ ا،ب،ج تینوں

17- ان میں سے کون سا مجموعہ احمد ندیم قاسمی کے افسانوں کا ہے؟
ا۔ گرداب ب۔ آنچل ج۔ سیلاب د۔ ا،ب،ج تینوں

18- ان میں سے کون سا مجموعہ احمد ندیم قاسمی کے افسانوں کا ہے؟
ا۔ آبلے ب۔ درودیوار ج۔ سناٹا د۔ ا،ب،ج تینوں

19- ان میں سے کون سا مجموعہ احمد ندیم قاسمی کے افسانوں کا ہے؟
ا۔ بازارِ حیات ب۔ برگِ حنا ج۔ گھر سے گھر تک د۔ ا،ب،ج تینوں

20- ان میں سے کون سا مجموعہ احمد ندیم قاسمی کے افسانوں کا ہے؟
ا۔ کپاس کا پھول ب۔ نیلا پتھر ج۔ چوپال د۔ ا،ب،ج تینوں

21- ان میں سے کون سا مجموعہ احمد ندیم قاسمی کی شاعری کا ہے؟
ا۔ دھڑکنیں ب۔ رم جھم ج۔ شعلۂ گل د۔ ا،ب،ج تینوں

22- ان میں سے کون سا مجموعہ احمد ندیم قاسمی کی شاعری کا ہے؟
ا۔ دشتِ وفا ب۔ محیط ج۔ دوام د۔ ا،ب،ج تینوں

23- ان میں سے کون سا مجموعہ احمد ندیم قاسمی کی شاعری کا ہے؟
ا۔ دھڑکنیں ب۔ لوحِ خاک ج۔ بسیط د۔ ا،ب،ج تینوں

24- کن کی بیگمات میں تو تکار ہو جانا روزمرہ کا معمول تھا؟
ا۔ راجا اور کریم صاحب ب۔ ندیم اور خواجہ صاحب ج۔ کریم اور ندیم صاحب د۔ راجا اور خواجہ صاحب

25- بیگمات کے لڑنے جھگڑنے کے باوجود دونوں شوہروں کے تعلقات کیسے تھے؟
ا۔ نارمل ب۔ بہت اچھے ج۔ برے د۔ بہت برے

26- دونوں بیگمات کی لڑائی میں زیادہ کیا چیز ہوتی تھی؟
ا۔ الزام تراشی ب۔ ہاتھا پائی ج۔ بددعائیں د۔ توڑ پھوڑ

Geniusnesthub.com

CamScanner

27- جھگڑے کا آغاز عموماً کس کی طرف سے ہوتا تھا؟

ا۔ بیگم راجہ ب۔ بیگم خواجہ ج۔ دونوں کی طرف سے د۔ کسی کی طرف سے نہیں

28- دونوں کے درمیان جھگڑا آخر کس طرح ختم ہوا؟

ا۔ شوہروں کی مدد سے ب۔ محلے والوں کی مدد سے ج۔ مامتا کے جذبے سے د۔ دونوں عقل مند ہو گئیں

29- سبق "مائیں" کس کتاب سے ماخوذ ہے؟

ا۔ نیلا پتھر ب۔ کپاس کا پھول ج۔ گھر سے گھر تک د۔ آبلے

جوابات

-1	ب	-2	ج	-3	ب	-4	ا	-5	د
-6	ج	-7	ا	-8	ج	-9	د	-10	ج
-11	ب	-12	ج	-13	ب	-14	د	-15	ا
-16	د	-17	د	-18	د	-19	د	-20	د
-21	د	-22	د	-23	د	-24	د	-25	ب
-26	ج	-27	ا	-28	د	-29	ب		

Geniusnesthub.com

CS CamScanner